International CAMPAIGN TO BAN LANDMINES

لینڈ مائن مانیٹر رپورٹ

بارودی سرنگوں سے پاک دنیا کی جانب

2007

پاکستان

LET THE COMING GENERATION FLOWER TO BE BLOSSOMED WITHOUT ANY FEAR OF DISABLENESS

رضا شاہ خان

محمد عمران خان

شہزاد نائف

نوید احمد شنواری

ریاض الحق

مشرف حسین (اردو ترجمہ)

SPADO

Sustainable Peace and Development Organization (SPADO)

CAMP

Community Appraisal & Motivation Programme

لینڈ مائن مانیٹر رپورٹ

بارودی سرنگوں سے پاک دنیا کی جانب

2007

پاکستان

تعارف

بارودی سُرنگوں پر پابندی کا عالمی معاہدہ یکم مارچ 1999ء کوایک بین الاقوامی قانون کی حیثیت اختیار کر گیا۔ اس معاہدے جس پر 1997ء میں کنیڈا میں 122 ممالک نے دستخط کئے تھے اس سال 15 آگست تک اس معاہدے پر دستخط کرنے والے ممالک کی تعداد 155 ہوگئی۔

آئی سی بی ایل (International Campaign To Ban Landmines) بارودی سرنگوں سے پاک دنیا کیلئے بارودی سرنگوں پر عالمی معاہدے کوایک جامع اور مربوط طریقہ کار قرار دیتی ہے۔ اس معاہدے اور اسکے ساتھ بین الاقوامی کوششوں نے متاثر کُن نتائج مرتب کئے ہیں۔ اس معاہدے کیوجہ سے نئی عالمی قدریں اُجاگر ہورہی ہیں کیونکہ بہت سے ایسے ممالک جو اس معاہدے کا حصہ نہیں ہیں بھی ایسے اقدامات کررہی ہیں جو اس معاہدے کے ساتھ مطابقت رکھتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ غیر سرکاری مسلح گروہ بھی بارودی سرنگوں کی پابندی پر عمل پیرہ ہیں۔

بارودی سرنگوں کے خاتمے پر مزید پیش رفت 2006ء، 2007ء میں ہوئی اس دوران چار مزید ممالک (عراق، کویت، منٹی نیگرو اور انڈونیشیا) نے بارودی سرنگوں پر پابندی کے عالمی معاہدے پر دستخط کئے جبکہ مزید ممالک اس معاہدے پر دستخط کرنے والے ہیں۔ دنیا کے تین چوتھائی سے ذائد ممالک اس معاہدے کے رُکن ہیں۔

لینڈ مائن مانیٹر رپورٹ کی اس نویں ریسرچ کے مطابق مندرجہ ذیل حقائق سامنے ائی ہیں۔

* بارودی سُرنگوں کے استعمال میں مزید کمی آئی ہے کیونکہ مئی 2006ء سے صرف دو (2) ممالک (میانمہ / برما اور روس) نے بارودی سرنگیں استعمال کی ہیں۔

* چھ (6) مزید رُکن ممالک نے اپنے بارودی ذخائر کو تباہ کیا اور اب صرف دس (10) رُکن ممالک

کے پاس بارودی سرنگوں کے ذخائر موجود ہیں جن کو ضائع کرنا ہے۔

* چار سو پچاس (450) مربع کلومیٹر سے ذائد بارودی سرنگوں سے آلودہ علاقے کو پاک کیا گیا اور کئی نئے مائن ایکشن پروگرام شروع کئے گئے۔

* 73 لاکھ افراد کو بارودی سرنگوں اور جنگ کے بعد رہ جانے والی دھماکہ خیز باقیات کے خطرات سے اگاہی کی تعلیم دی گئی

* تصدیق شدہ بارودی سرنگوں کے حدثات میں پچھلے سال کی نسبت مزید کمی آئی جو کہ 2005 سے سولہ (16) فیصد کم ہے۔

* مائن ایکشن کے لئے مالی معاونت میں ریکارڈ اضافہ ہوا جو کہ 2006ء میں 475 ملین ڈالر تک پہنچ گیا۔

تاہم اب بھی عالمی سطح پر بارودی سرنگوں کے خاتمے کے لیے مزید اقدامات کی ضرورت ہے۔ کیونکہ :

* 40 ممالک جو کہ اس معاہدے سے باہر ہیں کے پاس 160 میلن انسان شکن بارودی سرنگوں کا ذخیرہ موجود ہے۔

* 13 ممالک اب بھی یا تو بارودی سرنگیں بنا رہے ہیں یا ان کو بنانے کا حق رکھتے ہیں۔

* اگرچہ 2006ء میں بارودی سرنگوں کے حادثات میں کمی ائی۔ لیکن دنیا میں بارودی سرنگوں کے متاثرین کی تعداد میں اضافہ ہوا جو کہ کم از کم 4,73,000 افراد تک پہنچ گئیں جن میں بہت سے ساری زندگی کے لیے دیکھ بھال کے مستحق ہو گئے۔

اب تک بہت سے چیلنجز جو کہ رُکن ممالک کو بارودی سرنگوں کے معاہدے کو نافذ کرنے میں درپیش ہیں۔ مندرجہ ذیل ہیں۔

* دس رُکن ممالک کے پاس اب بھی 14 ملین بارودی سرنگوں کا ذخیرہ موجود ہے جو کہ ضائع کرنا ہے

* 14 ممالک ایسے ہیں جن کو بارودی سرنگوں کو ضائع کرنے کے لیے ڈیڈ لائن دی گئی تھی لیکن وہ اس پر

عمل نہ کر سکے۔

نیوروپی ایکشن پلین کا مقصد ہے کہ چند ممالک کو ڈیڈ لائن میں توسیع دی جاسکتی ہے نہ کہ تمام ممالک جو توسیع چاہتے ہیں۔

* چند ممالک کے پاس بارودی سرنگوں سے متاثر افراد کے لیے مربوط پروگرام موجود ہے جو کہ ان کے اور اُن کے خاندان، معاشرے اور ملکی سطح پر مطابقت رکھتے ہیں۔
* لینڈ مائنز کی صفائی، حادثات اور متاثرین کے بارے میں بنیادی اعداد وشمار اکھٹے کرنے کے عمل میں کم پیش رفت ہوگئی ہے جو کہ ایک صحیح مائن ایکشن پروگرام کے منصوبہ بندی میں رکاوٹ ہے۔
* زیادہ تر مائن ایکشن پروگراموں کے لیے مالی معاونت کم عرصے کے لیے رہی نہ کہ زیادہ عرصہ کے لیے جس کی وجہ سے اُن پروگراموں کے دائمی اثرات محدود ہوئے۔ لیکن 2006ء میں مائن ایکشن کے مالی معاونت میں جو متاثر کن اضافہ ہوا وہ لبنان، عراق اور افغانستان کے مشکل حالات کی بدولت ہوا۔

یہ رپورٹ متاثر کن پیش رفت اور اُن چیلینجوں کو پیش کرتی ہے۔ جو کہ بارودی سرنگوں کے عالمی معاہدے کو مکمل طور پر نافذ کرنے میں درپیش ہے۔ جن میں بارودی سرنگوں کی صفائی، ذخیرہ شدہ بارودی سرنگوں کا خاتمہ، لوگوں کو بارودی سرنگوں کی خطرات سے آگاہی اور متاثرہ افراد کی امداد شامل ہے

آئی سی بی ایل (International Campaign To Ban Landmines) یہ یقین رکھتی ہے کہ بارودی سرنگوں پر عالمی معاہدے کی کامیابی کا دارومدار عالمی سطح پر بارودی سرنگوں کے مسلے کے اثرات پر ہو۔ پچھلے آٹھ (8) رپورٹوں کی طرح لینڈ مائن مانیٹر رپورٹ 2007ء بارودی سرنگوں کے اثرات کو پرکھنے کا ذریعہ فراہم کرتی ہے۔ جو کہ مختلف اوراق میں 118 ممالک اور علاقوں کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کرتی ہے۔

لینڈ مائن مانیٹر 2007 رپورٹ www.icbl.org/lm/2007 پر دستیاب ہے

اظہارِتشکر

ہم لینڈ مائن مانیٹر 2007 کی پاکستان کی رپورٹ کو پیش کرتے ہوئے خوشی محسوس کررہے ہیں۔اس رپورٹ میں بارودی سُرنگوں پر پابندی کی پالیسی، پیداوار، ترسیل، ذخیرہ، غیر ریاستی مُسلح گروہوں، بارودی سُرنگوں، جنگ کے بعد رہ جانے والی دھماکہ خیز باقیات، مائن ایکشن پروگرام، بارودی سُرنگوں سے خطرات کی آگاہی، بارودی سُرنگوں اور ان پھٹے اسلحے اور آتشگیر مادوں میں اختراع کے ذریعے تیار کئے گئے گولہ بارود اور ہتھیاروں کے حادثات، بارودی سُرنگوں کے متاثرین کی امداد و معاونت کے حوالے سے پاکستان میں جو حالیہ پیش رفت ہوئی ہے کے بارے میں تفصیل ہے۔

لینڈ مائن مانیٹر کی پاکستان کی رپورٹ کی ذمہ داری دو تنظیموں کمیونٹی اپریزل اینڈ موٹیویشن پروگرام (CAMP) اور سسٹینیبل پیس اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (SPADO) کی ہے۔ ہم ان تمام افراد، غیر سرکاری اور بین الاقوامی تنظیموں، مائن ایکشن میں کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیموں، صحافی حضرات اور سرکاری عہدے داروں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اہم معلومات فراہم کیں۔ہم اپنے سٹاف کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے اس تحقیق کے کام کے لیے معاونت فراہم کی۔

آخر میں ہم آئی سی بی ایل (INTERNATIONAL CAMPAIGN TO BAN LANDMINES) کے شکر گزار ہیں جنہوں نے لینڈ مائن مانیٹر 2007 کی پاکستان کی رپورٹ کے ترجمہ اور چھپائی کے لیے مالی معاونت کی اور ہمیں موقع فراہم کیا کہ ہم دُنیا سے بارودی سُرنگوں کے خاتمے کی کوشش میں حصہ لیں۔

پاکستان

بارودی سُرنگوں پر پابندی کی پالیسی (MINE BAN POLICY)

بارودی سُرنگوں پر پابندی کے عالمی معاہدے میں اسلامی جمہوریہ پاکستان شریک نہیں ہوا ہے۔ اگرچہ کہ بارودی سُرنگوں کے بالآخر خاتمے کے مقصد کو پاکستانی حکومت کی حمایت حاصل ہے۔ تاہم پاکستان نے تکرار سے اس امر کا اعادہ کیا ہے کہ بارودی سُرنگیں اسکی دِفاعی حکمت عملی کا ایک لازمی حصہ ہیں۔ اپریل 2007 میں وزارتِ خارجہ کے ایک افسر نے LANDMINE MONITOR کو بتایا کہ "سلامتی کی علاقائی صورتحال اور دفاعی ضروریات نے پاکستان کو معاہدہَ اوٹاوہ میں شرکت سے روک رکھا ہے۔ تاہم! پاکستان محتاط انداز میں ایک ایسی پالیسی پر گامزن ہے۔۔۔۔۔ جسکی بدولت اس امر کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ اسکی فہرست اشیاء INVENTORY میں شامل کوئی بھی بارودی سُرنگ کہیں بھی کسی شہری کے جانی نقصان کا باعث نہ بنے اور یہ طریقہ کار معاہدہَ اوٹاوہ کے مقاصِد سے میل کھاتا ہے" (1)

دسمبر 2006 کو معاہدے کی حمایت میں اقوام مُتحدہ کی جنرل اسمبلی کے ریزولوشن 61/84 پر ہونے والی رائے شُماری میں پاکستان نے حِصہ نہیں لیا۔ بالکل ویسے ہی جس طرح ماضی میں اس نے تمام UNGA RESOLUTIONS میں شرکت نہ کی تھی۔ اس ضمن میں پاکستان کا مُوقف یہ تھا کہ "جائز ریاستی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان انسان کُش بارودی سُرنگوں پر عالمی اور غیر جانبدار پابندی کے مقاصد کی حمایت جاری رکھے ہوئے ہے۔ سلامتی کے حوالے سے ہماری مجبوریوں اور طویل سرحدوں کی رکھوالی کے پیش نظر، جو کہ کسی قُدرتی رُکاوٹ کی فراہم کردہ حفاظت سے محرُوم ہیں، بارُودی سُرنگوں کا استعمال ہماری دفاعی حکمتِ عملی کا ایک، اہم حِصہ بن جاتا ہے۔ اس طرح پاکستان کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ انسان کُش بارُودی سُرنگوں پر مکمل پابندی کے مطالبات کو تسلیم کرے تاوقتیکہ اُسے مناسب (VIABLE) متبادل نہ مل جائیں" (2)

پاکستان نے ستمبر 2006 میں جنیوا میں بارُودی سُرنگوں پر پابندی کے معاہدے کے بارے میں ہونے والی ساتوں STATE PARTIES CONFERENCE میں اپنے مبصر بھیجے لیکن کوئی بیان جاری نہیں کیا۔ 2002 کے بعد پاکستان نے کسی INTERSESSIONAL STANDING COMMITTEE MEETING میں شرکت نہیں کی۔

پاکستان روایتی ہتھیاروں کے کنونشن CONVENTION ON CONVENTIONAL WEAPONS (CCW) اور اس کے AMENDED PROTOCOL II کا ایک رُکن ہے۔ پاکستان نے 9 سال کے عرصے کے لیے بعض کلیدی تکنیکی PROVISIONS کے نفاذ کو مؤخر کرنے کی سہولت سے فائدہ اُٹھایا۔ پاکستان نے نومبر 2006 میں AMENDED PROTOCOL II کے بارے میں STATE PARTIES کی اٹھویں سالانہ کانفرنس میں شرکت کی اور آرٹیکل 13 کے تقاضے کے مطابق 10 نومبر 2006 کو اپنی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ جبکہ CCW PROTOCOL V جو کہ زمانۂ جنگ کے آتشگیر مادوں کی باقیات یعنی EXPLOSIVE REMNANTS OF WAR سے متعلق ہے، پاکستان نے اسکی توثیق نہیں کی۔ پاکستان نے یہ بیان دیا ہے کہ وہ اس پر عمل پیرا ہے اور پاکستان کے قانون کے مطابق " آتشگیر مادوں کی باقیات کی نشاندہی، موقوفی اور بالآخر ان کا خاتمہ " ضروری ہے۔ (3)

سرحد پر بارودی سُرنگیں بچھانے کا حکومت کا ارادہ:

دسمبر 2006 میں پاکستان نے "2400 کلومیٹر طویل پاک-افغان بارڈر کے کچھ مُنتخب حصوں پر باڑ لگانے اور بارودی سُرنگیں بچھانے" کا ارادہ ظاہر کیا۔ (4) پاکستان نے کہا کہ سرحد پار عسکری سرگرمی کو روکنے کے لیے یہ ضروری ہے۔ اقوام متحدہ، افغانستان، دوسرے کئی مُمالک، ICBL اور پاکستانی غیر سرکاری تنظیموں نے اس بیان کی سخت الفاظ میں مخالفت کی۔ (5) سخت بین الاقوامی اِنتباہ کے جواب میں اقوام متحدہ میں

پاکستانی سفیر مُنیر اکرم نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو ایک خط لکھا کہ "روایتی ہتھیاروں کے کنونشن CONVENTION ON CONVENTIONAL WEAPONS (CCW) اور اس کے AMENDED PROTOCOL II جس کا پاکستان رُکن ہے، انسانی تحفظ کو نظر میں رکھتے ہوئے جائز ملکی دفاعی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بارودی سُرنگوں کے استعمال کی اجازت دیتا ہے"(6)

مُلک کے اندر بھی اس بیان پر سخت تنقید کی گئی۔ آئی ایس آئی کے دو سابقہ سربراہان، جنرل ریٹائرڈ حمید گُل اور جنرل اسد دُرانی نے اس فیصلے کی مخالفت کی۔ جنرل دُرانی نے کہا کہ "ایسا کرنا ناقابل عمل ہے۔ بارودی سُرنگیں نہیں بچھائی جاسکتیں۔ سرحد پر مستقل نظر نہیں رکھی جاسکتی اور اگر ایسا کیا جائے تو باڑ اور بارودی سُرنگوں سے مطلوبہ مقاصد حاصل نہیں کیے جا سکتے اور ان کا توڑ آسان ہے(7)۔ کئی ارکان پارلیمینٹ نے اندیشے کا اظہار کیا اور منصوبے پر نظر ثانی کی تجویز دی۔(8) کئی سیاسی جماعتوں، جماعت اسلامی اور عوامی نیشنل پارٹی نے علیحدہ علیحدہ پریس کانفرنسوں میں منصوبہ کو رد کیا اور کہا کہ اس سے افغانستان کے ساتھ تعلقات خراب ہوں گے۔(9) پشاور میں ICBL کے ممبران نے منصوبہ کے مخالفت میں کئی سرگرمیاں کیں۔(10)

11 جنوری 2007 کو ICBL نے صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کو ایک خط لکھا جس میں افغانستان کے ساتھ سرحد پر بارودی سُرنگیں بچھانے کے ارادے پر فوری طور پر نظر ثانی پر اصرار کیا گیا۔(10) 7 اپریل 2007 کو ICBL کو جواب دیتے ہوئے پاکستان نے کہا کہ "اگر چہ سرحد پر بارودی سُرنگیں بچھانے کا منصوبہ انتہائی محدود سطح پر ہے، سرحد پار عسکریت کو روکنے کے لیے پہلے سے اُٹھائے گئے اقدامات کو تقویت دینے کے لیے یہ آخری کوشش ہوگی"۔(11)

7 اپریل 2007 کو خارجہ امور کی وزارت کے ترجمان نے لینڈ مائن مانیٹر سے کہا کہ ہمیں کوئی 'بہتر متبادل' نہیں ملا ہے کہ ہم سرحد پر بارودی سُرنگیں بچھانے اور باڑ لگانے کے منصوبے کو ترک کرسکیں۔ یہ اب بھی ہمارے پاس کھلا اختیار ہے۔(12) مئی 2007 کو پاکستان نے سرحد کے کچھ حصوں پر باڑ لگانا شروع کیا۔ جون 2007 تک کوئی اطلاع نہیں تھی اور نہ ہی اس بات کا اظہار کیا گیا کہ پاکستان نے افغانستان کے ساتھ کوئی نئی

بارودی سُرنگیں بچھائی ہیں۔ (13)

کینیڈا کے وزیرخارجہ پیٹرمک کے کے جنوری کے دورۂ پاکستان کے بعد کینیڈا نے فروری 2007 کے وسط میں سرحدی علاقے کے معائنہ مشن کو پاکستان بھیجا۔ مشن نے بغور معائنہ کیا کہ کینیڈا ، پاکستان اور افغانستان اور دوسرے بین الاقوامی پارٹنرز کے ساتھ ملکر کس طرح سرحدی علاقے کے استحکام کے لیے جامع حل تلاش کیا جائے۔ مشن نے کئی تجاویز مُرتب کیں اور جون 2007 تک کینیڈا، سرحدی علاقے کے موثر انتظام کے لیے پاکستان اور افغانستان کے ساتھ مذاکرات کے عمل میں تھا۔ (14)

غیرسرکاری تنظیموں کی سرگرمیاں

لینڈ مائن مانیٹر رپورٹ 2006 کے اجراء کا اہتمام ICBL کی ممبر تنظیموں Sustainable Peace & Development Organization (SPADO) اور Community Appraisal & Motivation Programme (CAMP) نے مشترکہ طور پر میں پشاور پریس کلب میں کیا۔ (15)

دسمبر 2006 اور مارچ 2007 کے درمیان (SPADO) نے پیروی یعنی Advocacy کے حوالے سے بُہت سی سرگرمیاں سرانجام دیں، تاکہ سرحد پر بارودی سُرنگیں بچھانے کی مخالفت اور بارودی سُرنگوں پر پابندی کی حمایت کوتقویت حاصل ہو۔ دسمبر 2006 میں SPADO نے ایک سیمینار کا انعقاد کیا جس میں میڈیا، غیر سرکاری تنظیموں، مذہبی تنظیموں کے نمائندوں اور طلباء نے شرکت کی، جس کے بعد صحافی حضرات کی آگاہی کے لیے دو نشستیں مُنعقد کی گئیں جس میں بارودی سرنگوں کے عالمی مسئلے اور اس مسئلے کے حوالے سے پاکستان کے حالات کے علاوہ ICBL کے کردار کو اُجاگر کیا گیا۔ (16) فروری 2007 میں SPADO نے لاہور میں نیشنل یوتھ سیمینار کا انعقاد کیا۔ SPADO نے اسلام آباد میں یکم مارچ 2007 کو بارودی سُرنگوں پر پابندی

کے عالمی معاہدے کے دس سال مکمل ہونے پر ایک تقریب کا اہتمام کیا جس کا عنوان تھا" 1997-2007 بارودی سُرنگوں پر پابندی کے عالمی معاہدے کے دس سال ۔ پیش رفت میں کامیابی" ۔ (17) مارچ 2007 میں بھی SPADO نے پشاور یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات کے ساتھ ملکر بارودی سُرنگوں پر پابندی کے حوالے سے مذہبی علماء کے کردار پر ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا۔ جس میں مذہبی علماء نے ایک قرداد منظور کی کہ چونکہ انسان کش بارودی سُرنگیں عام لوگوں کی موت یا معذوری کا باعث بن سکتی ہیں اس لیے اسلام ان کے استعمال کی اجازت نہیں دیتا اور حکومت کو افغانستان کی سرحد کے ساتھ بارودی سُرنگیں نہیں بچھانی چاہئیں ۔ (18)

تیاری، استعمال، منتقلی اور ذخیرہ (PRODUCTION, USE, TRANSFER & STOCKPILING)

افغان سرحد پر بارودی سُرنگوں کے بچھانے کے اعلان کے امکان کے باوجود لینڈ مائن کو 2006 میں پاکستانی افواج کے انسان کُش بارودی سُرنگوں کے استعمال کے حوالے سے کوئی شواہد موصول نہیں ہوئے ۔ نومبر 2006 کی CCW رپورٹ میں پاکستان نے کہا ہے کہ "اس عرصے کے دوران کوئی نئی بارودی سُرنگیں نہیں بچھائی گئیں "۔ (19) پاکستان ان معدودے چند ممالک میں سے ایک ہے جو اب بھی انسان کُش (ANTIPERSONNEL) بارُودی سُرنگیں تیار کرتے ہیں ۔(20) جنوری 1997 سے پاکستان آرڈیننس فیکٹریز ہاتھ سے نصب کی جانی والی ایسی BLAST MINES تیار کر رہی ہے جسکا سُراغ لگایا جا سکتا ہے اور یہ CCW AMENDED PROTOCOL II کی تعمیل کے لیے کیا گیا ہے ۔(21) ایسی انسان کُش بارُودی سُرنگوں کا نظام جو REMOTELY DELIVERED ہو جس کا اعلان 2002 میں کیا گیا تھا کے بارے میں کوئی مزید معلومات منظر عام پر نہیں آئیں ۔(22)

پاکستان کے STATUTORY REGULATORY ORDER No. 123 (1) مجریہ 25 فروری 1999 کے تحت انسان کُش بارُودی سُرنگوں کی برآمد غیر قانونی قرار دی گئی ہے ۔ (23) پاکستان کا

دعویٰ ہے کہ "1992 کے اوائل سے "اب تک اُس نے بارُودی سُرنگیں برآمد نہیں کی ہیں۔ (24) ماضی میں پاکستان بارُودی سُرنگوں کا ایک بڑا برآمد کنندہ ملک رہا ہے۔ پاکستان کی بنی ہوئی بارُودی سُرنگیں اریٹریا، افغانستان، ایتھوپیا، صومالیہ، سری لنکا اور دوسرے مقامات میں پائی جاتی ہیں۔

پاکستان کے بارُودی سُرنگوں کے ذخیرے کے بارے میں سرکاری سطح پر کوئی اعداد و شمار پیش نہیں کئے گئے۔ لینڈ مائن مانیٹر کے اندازے کے مطابق پاکستان کے پاس کم از کم ٦٠ لاکھ بارُودی سُرنگوں کا ذخیرہ موجود ہے۔ جو کہ دُنیا بھر میں بارُودی سُرنگوں کا پانچواں بڑا ذخیرہ ہے۔ پاکستان کا کہنا ہے کہ وہ دسمبر ٢٠٠٧ تک اپنے ذخیرے میں موجود ایسی تمام بارُودی سُرنگیں جن میں دھات کی کم مقدار استعمال ہوئی ہو، ردوبدل کرنے کے بعد DETECTABLE یعنی قابل تلاش بنادے گا تاکہ CCW کی تعمیل ممکن ہوسکے۔ (25) سال ٢٠٠٦ کے اختتام تک اس ضمن میں کوئی پیشرفت نہیں ہوئی ہے۔ (26)

پاکستان نے 2005 اور 2006 میں کہا تھا کہ پاکستانی فوج کی آرڈیننس کور "ہر سال فرسودہ بارودی سُرنگوں کی ایک بڑی تعداد تلف کردیتی ہے "(27) تاہم ان تلف کردہ بارودی سُرنگوں کی تعداد اور انکی ساخت کے بارے میں کوئی معلومات موجود نہیں ہیں۔

بتایا جاتا ہے کہ پاکستانی فوج شرپسندی کے خلاف مُہمات کے دوران اکثر مختلف قسم کے ہتھیار ضبط کرتی ہے جن میں بارودی سُرنگیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ حُکام کا کہنا ہے کہ حکومت ان ضبط شُدہ بارودی سُرنگوں کو ضائع کر دیتی ہے۔ (28) تاہم ان ضبط شُدہ بارودی سُرنگوں کی تعداد اور انکی تیاری والے ممالک کے بارے میں کوئی معلومات نہیں دی جاتیں۔

غیر ریاستی مُسلح گروہ NON-STATE ARMED GROUPS

صوبہ بلوچستان اور فاٹا کی وزیرستان ایجنسی میں چند غیر ریاستی مُسلح گروہ پاکستانی افواج اور ریاست کے انتظامی اِداروں کے خلاف اور قبائل کے درمیان تنازعات میں نسان کُش بارودی سُرنگیں، گاڑیوں کو تباہ کرنے والی بارودی سُرنگیں اور IEDs استعمال کرتے ہیں۔ (29)

پاکستان کی نومبر 2006 کی آرٹیکل 13 کی رپورٹ کے مطابق "دہشتگردی کے خلاف جاری جنگ کے دوران عسکریت پسند گروہ فوجی اہلکاروں اور شہری انتظامیہ کے خلاف کئی بار بارودی سُرنگیں اور IEDs استعمال کر چکے ہیں"۔ اور یہ کہ فوج کی ENGINEERING CORPS نے ایسی بارودی سُرنگوں کو ناکارہ بنانے اوراس طرح کے DEVICES کو ضائع کرنے میں مُسلح افواج اور سوِل انتظامیہ کی کئی بار مدد کی ہے۔ (30)

پاکستانی حکام اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ کچھ بارودی سُرنگوں کا افغانستان سے پاکستان لانے کا سلسلہ جاری ہے۔ (31) بلوچ قبائلی سرداروں کا کہنا ہے کہ بارودی سُرنگیں خفیہ راستوں سے افغانستان سے وزیرستان اور بلوچستان کے چند اضلاع کو غیر قانونی طور پر لائی جاتی ہیں۔ (32) بلوچستان کے گورنر اویس غنی اور دوسرے کئی لوگوں کا کہنا ہے کہ بلوچستان میں غیر ریاستی مسلح گروہوں کے پاس ہتھیار دستیاب ہیں جن میں بیرونی ذرائع سے حاصل کردہ بارودی سُرنگیں بھی شامل ہیں۔ (33)

بلوچستان اور فاٹا میں غیر ریاستی گروہ بارودی سُرنگیں قبائلی علاقوں میں واقع خفیہ مارکیٹوں، جن میں درہ آدم خیل بھی شامل ہے، سے حاصل کر سکتے ہیں۔ (34) درہ آدم خیل میں بارودی سُرنگوں کے فروخت پر 20000 روپے (330US$) جرمانے کی سزا رکھی گئی ہے۔ (35)

فاٹا کی شمالی اور جنوبی وزیرستان ایجنسیوں کے مقامی قبائلی عمائدین، صحافی اور دوسرے حضرات نے لینڈ مائن مانیٹر کو بتایا ہے کہ ڈیورنڈ لائن کے ساتھ آباد 35 قبائل اور دوسری چھوٹی اقوام کے علاوہ شمالی وزیرستان میں لوگوں کے پاس روس افغان جنگ کے زمانے سے دوسرے ہتھیاروں کے علاوہ بارودی سُرنگوں کا اپنا ذخیرہ دستیاب ہے۔ (36) ایک باخبر صحافی کا کہنا ہے کہ شمالی اور جنوبی وزیرستان ایجنسیوں میں پاکستانی طالبان اور دوسرے غیر ریاستی مُسلح گروہ بھی مقامی طور پر ذخیرہ کی گئی بارودی سرنگوں کو بھاری معاوضے خریدتے ہیں یا اپنے مقصد کے لیے ہمدردانہ بنیادوں پر حاصل کرتے ہیں۔ اس نے مزید کہا کہ پاکستانی طالبان اور دوسرے عسکری قبائل دھماکہ خیز مواد سے دھماکہ خیز آلات بنانے کی تکنیکی مہارت اور ان تک رسائی رکھتے ہیں۔ (37)

بلوچستان

صوبہ بلوچستان میں غیر ریاستی مُسلح گروہ ڈیرہ بگٹی، بارکھاں، کوہلو، موسیٰ خیل اور نصیر آباد میں متحرک ہیں۔ (38) سال 2007 - 2006 میں بلوچستان لبریشن آرمی (براری)(39)، حکومت مخالف عناصر اور شورش پسندوں نے بارودی سُرنگوں اور IEDs کا استعمال کیا۔ انھوں نے اکثر حکومتی انفراسٹرکچر اور فوج اور فرنٹیئر کور کی چوکیوں کو نشانہ بنایا ہے لیکن اس کے نتیجہ میں عام شہری بھی زخمی ہوئے اور مارے گئے۔

بلوچستان لبریشن آرمی کے جنگجو گاڑیاں تباہ کرنے والے انتہائی طاقتور IEDs تیار کر سکتے ہیں، اور اکثر اوقات پاکستانی فوج کے قافلوں پر حملوں کی ویڈیوز انٹرنٹ پر جاری کرتے ہیں بشمول سال 2007 کے۔ (40) ایک پولیس سپرنٹنڈنٹ نے لینڈ مائن مانیٹر کو اطلاع دی ہے کہ بلوچی عسکریت پسند، قبائل کے مابین تنازعات کے دوران دوسرے گروہوں کے ساتھ بارودی سرنگوں کی خرید و فروخت کرتے ہیں۔ (41)

نومبر 2006 میں صوبائی دارلحکومت کوئٹہ سے تقریباً 430 کلومیٹر مشرق کی جانب ضلع کوہلو کے علاقے کاہان میں عسکریت پسندوں کی جانب سے بچھائی گئی بارودی سرنگوں کی صفائی کے دوران بلوچی عسکریت پسندوں کے حملے سے ایک فوجی زخمی ہوا جبکہ دوسرا مارا گیا۔ (42)

شمالی اور جنوبی وزیرستان ایجنسی

اپریل 2007 میں شمالی اور جنوبی وزیرستان ایجنسی میں فیلڈ ریسرچ کے دوران لینڈ مائن مانیٹر کو بتایا گیا کہ پچھلے سال کے دوران پولیٹیکل ایجنٹ نے ایک حکم نامہ جاری کیا جس کی رو سے اسلحہ کی مقامی دکانوں اور مارکیٹوں میں بارودی سرنگوں کی کھلے عام خرید وفروخت پر پابندی عائد کی گئی۔ (43)

شمالی اور جنوبی وزیرستان ایجنسیوں میں وزیر اور محسود قبائل بارودی سُرنگوں کا استعمال جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان قبیلوں اور قبیلوں کی ذیلی شاخوں نے اکثر بارودی سُرنگیں اور ایسی IEDs استعمال کیں جو COMMAND DETONATED ساخت کی بھی تھیں اور VICTIM DETONATED ساخت کی بھی۔ ان کا استعمال حکومتی افواج کے خلاف اور ایک دوسرے کے خلاف جارحیت میں ہوا۔ (44)

پچھلے سال کے دوران علاقے میں کشیدگی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ جبکہ 2006 کے آغاز میں مقامی قبائل، غیر مُلکی عسکریت پسند، اور جہاد کے خواہش مند طالبان نے متحد ہو کر حکومت کے خلاف مُسلح سرگرمیوں میں حصہ لیا، 2007 میں حالات نے پلٹا کھایا اور غیر مُلکی عسکریت پسندوں اور افغان طالبان کے خلاف لشکر بنائے گئے۔ (45)

بارودی سُرنگوں اور IEDs کا استعمال ذاتی دشمنیوں، قبائلی جھگڑوں اور فرقہ وارانہ تشدد میں بھی دیکھنے میں آیا ہے خصوصاً اورکزئی، کُرم، باجوڑ اور درہ آدم خیل میں جو کہ فاٹا کی ایجنسیاں ہیں۔ (46) رپورٹ کے مطابق فاٹا کے علاقوں میں (انسان کُش) بارودی سُرنگوں کی جو قسم سب سے زیادہ استعمال ہوتی ہے وہ پاکستان کی تیار کردہ P2MK2 بلاسٹ مائن ہے، اسکے علاوہ وہ بارودی سُرنگیں جو کثرت سے استعمال ہوتی ہیں ان میں REMOTELY DELIVERED PFM-1 بلاسٹ مائن، سوویت ساختہ PMN، PMD-6، BOTTLEMINE، M46 اور پاکستان آرڈیننس فیکٹریز کی تیار کردہ بارودی سُرنگیں شامل ہیں۔ (47)

کشمیری مسلح گروہوں کی جانب سے پاکستان میں بارودی سُرنگوں کے استعمال کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں ہے۔

بارودی سُرنگیں اور جنگ کے بعد رہ جانے والی دھماکہ خیز باقیات (MINE AND EXPLOSIVE REMNANTS OF WAR)

پاکستان نے بار بار اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ "بارودی سُرنگوں کی صفائی (CLEARANCE) کا کوئی مسئلہ درپیش نہیں"۔ (48) مزید یہ کہ، بقول ان کے "بارودی سُرنگوں نے پاکستان میں کبھی انسانی المیے (HUMANITARIAN CONCERNS) کو جنم نہیں دیا۔ اگر چہ اس نے ہندوستان سے تین جنگیں لڑیں اور۔۔۔ 2001/2002 میں دونوں کی افواج ایک دوسرے کے مقابل ٹھہری رہیں"۔ (49)

اس بات کے شواہد موجود ہیں کہ پاکستان اب بھی بارودی سُرنگوں اور ERW وغیرہ سے متاثرہ ملک ہے جس کا ثبوت مائن اور ERW کے حادثات ہیں جو کہ 2006 میں بہت زیادہ تھے۔ پاکستان نے دعویٰ کیا کہ "ہم نے وہ تمام علاقہ صاف کر دیا ہے جہاں 2001/2002 کی پاک بھارت کشیدگی کے دوران بارودی سُرنگیں بچھائی گئی تھیں"۔ پاکستان کا دعویٰ ہے کہ "لائن اف کنٹرول کے ساتھ ساتھ واقع MINEFIELDS کے گرد مناسب طریقے سے باڑھ باندھی گئی ہے اور واضح نشانات لگائے گئے ہیں تا کہ گرد و نواح میں آباد شہری آبادی کو (خطرے سے) ضروری آگاہی دی جا سکے"۔ (50) تاہم، پاکستانی کشمیر کے باشندوں کا کہنا ہے کہ لائن آف کنٹرول سے ملحقہ بعض علاقوں میں اب بھی بارودی سُرنگیں موجود ہیں اور ان کے ارد گرد نہ تو بھارتی فوج نے باڑھ باندھی ہے نہ ہی پاکستانی فوج نے۔ (51) لینڈ مائن مانیٹر کے سوالنامے کے جواب میں ضلع پونچھ کے درہ شیر خان کے باشندوں نے کہا کہ لائن آف کنٹرول کے دونوں جانب کا علاقہ بارودی سُرنگوں اور ERW سے متاثر ہے اور یہ کہ انڈیا کا علاقہ اونچائی پر ہونے کی وجہ سے بارش میں بارودی سُرنگیں نیچے آ جاتی ہیں۔ (52)

حکومت نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ پاک افغان سرحد پر سوویت افواج کی چھوڑی گئی بارودی سُرنگیں کسی مسئلے

کا باعث نہیں ہیں۔ (53) بارودی سُرنگوں کی یہ موجودگی افغانستان پر سوویت قبضے (1979/89) کے زمانے سے ہے جب سوویت اور افغان افواج ہیلی کاپٹروں کے ذریعے بارودی سُرنگیں ان علاقوں میں بکھیرتے تھے اور مجاہدین بھی قبائلی علاقوں میں واقع اپنے کیمپوں کی حفاظت کے لیے ان کے گرد بارودی سُرنگیں بچھایا کرتے تھے۔ (54) حکومت نے یہ بات بھی تسلیم کی ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ میں دہشت گردوں نے کئی اوقات میں فوجی جوانوں اور سِول انتظامیہ کے خلاف بارودی سُرنگیں اور IEDs استعمال کی ہیں۔ (55)

فاٹا کی شمالی اور جنوبی وزیرستان ایجنسیوں کے رہائشیوں کا کہنا ہے کہ وہ ٹریننگ کیمپ جو پہلے مجاہدین کے باقاعدہ استعمال میں تھے اب غیر ریاستی مُسلح گروہوں کے استعمال میں ہیں، اور یہ کہ اُن کے اردگرد کا علاقہ اُن بارودی سُرنگوں سے متاثر ہے جنہیں غیر ریاستی مُسلح گروہوں نے بچھایا ہے اس کے علاوہ ان میں وہ بارودی سُرنگیں بھی شامل ہیں جو افغان سوویت جنگ میں استعمال ہوئی تھیں۔ زوار، غلام خیل، مدا خیل وزیر اور شوال شمالی وزیرستان کے جانے پہچانے کیمپ ہیں، اور برمل، اعظم ورسک اور شکئی جنوبی وزیرستان میں ہیں۔ دونوں صوبوں کے لوگوں کا کہنا ہے کہ ابارودی سُرنگوں کے حادثات اب بھی ہوتے ہیں۔ (56)

بلوچستان کے وہ علاقے جہاں بارودی سُرنگوں کی موجودگی کا پتہ چلتا ہے اُن میں نصیر آباد، ڈیرہ بگٹی، جعفرآباد، کوہلو، بارکھان اور رائیت کا علاقہ، جو کہ چمن کے ضلع میں سپین بولدک کے قریب واقع ہے، شامل ہیں۔ (57)

اسکے علاوہ وہ علاقے جہاں اکاُ دکا واقعات ہوتے رہتے ہیں ان میں لورالائی کی سرحد پر واقع مہتر اور رچماؤ لنگ کے علاقے شامل ہیں۔ یہاںپر واقع کوئلے کی کانیں یہاں پر آباد پشتون اور بلوچ قبائل کے مابین کشیدگی کا باعث بنتی ہیں۔ مری بلوچ قبیلے کے آبائی علاقہ قرباغ میں بھی بارودی سُرنگوں کی موجودگی کا پتہ چلتا ہے۔ (58)

مُبینہ طور پر ان عسکریت پسندوں نے مودھ سے کاہان تک 160 کلومیٹر لمبی سڑک کے کنارے بارودی سُرنگیں نصب کی ہوئی ہیں۔ (59) ان مُسلح گروہوں نے مارواڑ، مارگٹ، مرور اور انڈس کے علاقوں میں (جو کہ ضلع

بولان میں واقع ہیں) موجود کوئلے کی کانوں کی طرف جانے والی سڑکوں کے کنارے بھی بارودی سُرنگیں بچھا رکھی ہیں۔ (60) فروری 2006 میں ایک ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر نے لوگوں کو ڈیرہ بگٹی میں سڑکوں پر سفر کرنے سے اس وقت تک منع رکھا جب تک بارودی سُرنگوں کو ہٹا نہ دیا جائے۔ (61) بلوچستان اور فاٹا میں بارودی سُرنگوں کے استعمال کے بڑھتے ہوئے مسئلے کی اصل وجہ مقامی تنازعات میں بارودی سُرنگوں اور IEDs کا بڑھتا ہوا استعمال ہے۔ (62)

مائن ایکشن پروگرام (MINE ACTION PROGRAM)

پاکستان میں سول سطح پر کوئی باقاعدہ مائن ایکشن پروگرام موجود نہیں ہے۔ بارودی سُرنگوں اور مُسلح تنازعات کے بعد باقی رہ جانے والے اَن پھٹے گولہ بارود کی صفائی مُسلح افواج کی انجینئرنگ یونٹس کرتی ہیں۔ پاکستان کی نیم فوجی فرنٹیئر کنسٹیبلری نے بھی کشمیر کے علاقے میں بارودی سُرنگوں کی صفائی کا کام سرانجام دیا ہے۔ (63) حکومت کا دعویٰ ہے کہ "سپاہیوں اور افسروں کو انکی یونٹس میں، خصوصاً جب انکے دستے ہندوستان یا افغانستان کے سرحدی علاقوں میں مصروفِ عمل یا تعینات ہوں، خصوصی تربیت دی جاتی ہے۔ (64)

خارجہ اُمور کے وزارت نے بارودی سُرنگوں کی صفائی اور آگاہی کے حوالے سے ایک ٹریننگ سنٹر کے قیام کے منصوبے کے ارادے کا اظہار کیا ہے جو پاکستان اور پاکستان سے باہر کاروائیوں کے لیے مائن ایکشن سنٹر کی طور پر کام کرے گا، منصوبوں پر عملدرامد کا انحصار فنڈ کی دستیابی پر ہے۔ (65) رپورٹ کے مطابق فروری 2007 میں ضلع لورالائی میں چمالنگ کے علاقے جہاں کوئلے کی کانیں واقع ہیں، سے پاکستانی افواج نے 200 بارودی سُرنگوں کو صاف کیا ہے جو کہ مری اور لونی قبائل نے چمالنگ کے حصوں کے تنازعے کے دوران بچھائی تھیں۔ بارودی سُرنگوں کے صفائی کے دوران کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔ (66)

ایک رپورٹ کے مطابق ہندوستان سے ملحقہ سرحدی علاقوں میں 2004 میں فوجی انجینئر وں نے "بارودی سُرنگوں کی مکمل صفائی کو یقینی بنایا ہے"۔ (67) تاہم خارجہ اُمور کے ایک آفسر نے 2006 کے آغاز میں اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ لائن آف کنٹرول کے قریب بعض علاقوں میں اب بھی بارودی سُرنگیں موجود ہیں لیکن یہ کہ انکی باقاعدہ نشاندہی کی گئی ہے اور ان جگہوں پر شہریوں کا داخلہ ممنوع ہے۔ (68) یہ بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ CCW ARTICLE 13 کی تازہ ترین رپورٹ کے بقول "لائن آف کنٹرول کے قریب بارودی سُرنگوں سے متاثرہ جگہوں کی مناسب نشاندہی اور انکے گرد باڑھ لگائی گئی ہے"۔ (69) مزید برآں، ماہرین نے اس خطرے کی بھی نشاندہی کی ہے کہ 8 اکتوبر 2005 کو کشمیر اور صوبہ سرحد میں آنے والے زلزلے کے نتیجے میں ممکن ہے کہ بہت سی بارودی سُرنگیں ادھر اُدھر پھیل چکی ہوں۔ اس خطرے کے باعث اُن علاقوں سے جہاں بارودی سُرنگوں کی موجودگی کا اندیشہ ہے، ہزاروں لوگوں کو نقلِ مکانی پر مجبور کیا ہے۔ (70)

مظفر آباد اور سری نگر کو ملانے والی سڑک بارودی سُرنگوں کو ہٹا دینے کے بعد اپریل 2005 میں باہمی اعتماد سازی کے نتیجے میں شہری آبادی کے لیے کھول دی گئی۔ (71) اپریل 2006 میں پاکستان اور انڈیا نے اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ وہ کہ لائن آف کنٹرول کے ساتھ نئی فوجی چوکیاں نہیں بنائے گا اور نہ ہی بارودی سُرنگیں بچھائے گا۔ (72)

بارودی سُرنگوں کے خطرات سے آگاہی MINE RISK EDUCATION (MRE)

سال 2006 کی CCW ARTICLE 13 رپورٹ میں پاکستان کا کہنا ہے کہ "پاک ہند سرحد سے مُلحقہ علاقے جہاں مستقبل میں کسی ممکنہ کشیدگی کی صورت میں بارودی سُرنگیں بچھائی جا سکتی ہیں، وہاں کی شہری آبادی کو بارودی سُرنگوں، ان سے متاثرہ علاقوں اور حفاظتی تدابیر کے بارے میں ضروری آگاہی دی گئی ہے"۔ اور یہ

کہ "شہری انتظامیہ کے افسران نے افغانستان اور ہندوستان کی سرحدوں سے مُلحقہ رہائشی بستیوں اور دیہات میں جا کر بڑے بوڑھوں کو (اس ضمن میں) لیکچر دیئے۔(73)

نومبر 2006 میں پاکستان نے غیر سرکاری تنظیموں کے بارودی سُرنگوں کی خطرات سے آگاہی کے حوالے سے کردار کو تسلیم کرتے ہوئے "پاک افغان سرحد پر واپس جانے والے افغان مُہاجرین کی سلامتی اور حفاظت کے لیے اُن کی آگاہی کے لیے اُٹھائے گئے اُن اقدامات" کا ذکر کیا ہے جو PAKISTAN CAMPAIGN TO BAN LANDMINE (PCBL) اور COMMUNITY MOTIVATION AND DEVELOPMENT ORGANIZATION (CMDO) نے کیے ہیں۔(74) تاہم 2006 کے آخر تک نہ PCBL اور نہ CMDO نے پاکستان کے بارودی سُرنگوں سے متاثرہ علاقوں میں بارودی سُرنگوں کی خطرات سے آگاہی کے لیے کوئی کام کیا ہے۔(75) پاکستان کی CCW ARTICLE 13 رپورٹ برائے سال 2006 میں بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ "فوج کے انجنیئروں نے افغان سرحد کے قریبی علاقوں میں جا کر مقامی لوگوں کو بارودی سُرنگوں سے ہونے والے خطرات سے آگاہ کرنے کے جامع پروگرام کیئے"۔(76)

MINE RISK EDUCATION فراہم کرنے والی این۔جی۔اوز میں سال 2006 کے حوالے سے رسپانس انٹرنیشنل یو کے اور اس کی شریک این جی او سی۔ایم۔ڈی۔او کے علاوہ برطانوی این جی او اسلامک ریلیف (جیسے MINE ADVISORY GROUP کا تعاون حاصل تھا) کے نام دیئے گئے ہیں۔(77) دونوں منصوبے سال 2006 میں مکمل ہوئے ہیں اور فاٹا میں بارودی سُرنگوں سے متاثرہ علاقوں میں اس رپورٹ کے عرصہ کے دوران غیر سرکاری تنظیموں نے کسی نئے MRE منصوبے کا آغاز نہیں کیا ہے۔ (78)

پاکستان کے زیر انتظام کشمیر میں لائن آف کنٹرول کے ساتھ واقع ضلع راولاکوٹ کے علاقوں جبیرہ اور عباس پور

میں رسپانس انٹرنیشنل نے اپنا MINE RISK EDUCATION کا منصوبہ جاری رکھا۔ 2007 میں یہ واحد تنظیم رہ گئی جس نے پاکستان میں MRE کا کوئی منصوبہ کیا۔ RI کا یہ منصوبہ اسطرح ترتیب دیا گیا تھا کہ مقامی سطح کی تنظیموں کو بنانے اوران کے استعداد کاری کے ذریعے متاثرہ علاقوں میں مقامی استعداد قائم رہے۔ دوسال کے اس منصوبے کا مقصد 150000 افراد کو بالواسطہ اور بلاواسطہ ERW سے بچاؤ کی تعلیم دینا تھا۔ اس سلسلے میں لائن آف کنٹرول کے قریب موجود آبادیوں کو ترجیح دی گئی۔ فروری 2006 میں منصوبے کے آغاز سے پہلے ایک سروے کیا گیا جس میں مسئلے کے حوالے سے لوگوں کی معلومات، سوچ، عمل اور رویئے کا مطالعہ کیا گیا اور سروے سے اکٹھے کیئے گئے عداد وشمار کی مدد سے مواد ترتیب دیا گیا اور اسکو فیلڈ میں جا کر ٹیسٹ کیا گیا۔ آگاہی کے پیغامات پہاڑی اور اردو زبانوں میں تھے جو کہ وہاں عام بولی اور سمجھی جانی والی زبانیں ہیں۔ آگاہی کا طریقہ اس طرح اپنایا گیا کہ پیغامات سمجھنے میں سہل، سماجی طور پر قابلِ قبول اور لوگوں کو راغب کرنے والے تھے۔ 12 سماجی سطح کی تنظیمیں بنائی گئیں اور اُن کی استعداد کاری کی گئی کہ وہ متاثرہ علاقوں میں طویل عرصہ تک ERW سے بچاؤ کے لیے آگاہی کا بندوبست کرسکیں۔ ان تنظیموں نے ERW اور بارودی سُرنگوں سے متاثرہ لوگوں کو بھی تلاش کیا جنہیں معاونت کی ضرورت تھی۔ سال 2006 کے دوران ہجیرہ اور عباس پور کی 39 تنظیموں کے 41 مرد اور 36 خواتین نمائندوں کے لیے تربیتی نشستوں کا بندوبست کیا گیا جس میں ان کی تربیت کاری کی استعداد میں اضافہ کیا گیا۔ فروری 2006 سے جون 2007 تک 52532 لوگوں کو بارودی سُرنگوں کی آگاہی کی تعلیم دی گئیں جن میں 12413 مرد اور 29119 خواتین شامل ہیں۔ ان میں سکولوں کے بچوں کی تعداد 17498 بنتی ہے۔ (79)

بارودی سُرنگوں، **IEDs** اور نہ چل جانے والے (ان پھٹے) اسلحے سے ہونے والے جانی نقصانات **(CASUALTIES)**

سال 2006 میں کم از کم 488 نئی CASUALTIES ہوئیں جن میں 203 افراد کی ہلاکت اور 285 افراد کا زخمی ہونا شامل ہیں۔ ان میں 50 بچے اور 37 خواتین شامل ہیں۔ یہ سال 2004 اور 2005 کے

مقابلے میں حادثات میں اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔جن کی تعداد بالترتیب 195 اور 214 تھی۔(80) اندازے کے مطابق CASUALTIES میں آدھے سے زائد عام شہری متاثر ہوئے جن میں 88% (421) مرد تھے اور متاثرہ بچوں میں 26 لڑکے اور 24 لڑکیاں شامل تھی۔ ANTIVEHICLE MINES عام شہریوں اور فوجی جوانوں دونوں کے لئے خطرے کا باعث بنیں، 51% (249) حادثات ANTIVEHICLE MINES کی وجہ سے ہوئے، 29% (141) ANTIPERSONAL MINES کی وجہ سے ہوئے، 18% (86) VICTIM ACTIVATED IEDs کی وجہ سے ہوئے اور 2% (12) ERW کی وجہ سے ہوئے۔IEDs کے حادثات میں کھلونا بم، 19% حادثات کا سبب بنے جن میں 88% بچے متاثر ہوئے۔حادثات کے زیادہ واقعات بلوچستان میں ہوئے یعنی 69% (337) اور فاٹا میں 23% (110) حادثات ہوئے۔(81)

2007 کے آغاز میں بھی حادثات کے واقعات ہوتے رہے لیکن اُن کی تعداد 2006 کے مقابلے میں کم تھی۔ 29 مئی 2007 تک 41 حادثات کی رپورٹ تھی جن میں 14 ہلاکتیں اور زخمی ہونے کے 27 واقعات شامل تھے۔ حادثات کے زیادہ واقعات فوجی جوانوں کو پیش آئے جن کی تعداد 26 ہے۔جب کہ باقی ماندہ حادثات میں سے 10 حادثات میں بچے متاثر ہوئے۔(82)

2002 اور 2006 کے دوران پاکستان میں 1144 CASULTIES ہوئیں۔جن میں 440 لوگ مارے گئے اور 704 زخمی ہوئے۔(83) CMDO اور PCBL کے مطابق قبائلی علاقوں میں بارودی سُرنگوں کی CASULTIES کا اندازہ 5000 ہے۔(84)

اعدادوشُمار اکھٹے کرنا:

پاکستان میں بارودی سُرنگوں، UXO اور IEDs کے واقعات سے ہونے والے اتلاف کا باقاعدہ اور مربوط ریکارڈ رکھنے کا کوئی نظام موجود نہیں، اور نہ ہی معلومات کے حصول (DATA COLLECTION) کا

کوئی با قاعدہ طریقہ کار ہے۔ اسی وجہ سے بہت سے واقعات ریکارڈ پر آنے سے رہ جاتے ہیں۔ بہت سی این۔جی۔اوز اور میڈیا سے ملنے والی اطلاعات کے ذریعے ان حادثات کا ریکارڈ تیار کرتی ہیں، یا پھر موقع پر موجود اپنی ٹیموں کے توسط سے، یا دوسری این.جی.اوز کی فراہم کردہ اطلاعات پر انحصار کرتی ہیں۔ تاہم ان مختلف ذرائع کے مابین ایسی ہم آہنگی کا فقدان ہے جسکی وجہ سے ایک مُتفقہ معلوماتی ذخیرہ (DATASET) تیار کیا جا سکے۔(85) 2006 میں سلسلہ آگے بڑھا اور Community Appraisal & Motivation Programme (CAMP) اور Sustainbale Peace & Development Organization (SPADO) نے حادثات کے اپنے علیحدہ علیحدہ اعداد و شُمار کو یکجا کیا اور DATABASE کی شکل دی اور اُن میں ہم آہنگی پیدا کی۔(86) لینڈ مائن مانیٹر کے مشاہدہ کے مطابق بارودی سُرنگوں اور ERW کے تمام واقعات ابلاغ عامہ پر رپورٹ نہیں کئے جاتے اور رپورٹ کیے گئے واقعات کی تفصیل ناکافی ہوتی ہے کیونکہ دھماکہ خیز آلات کے بارے میں رپورٹرز کی معلومات کم ہیں۔(87)

اپریل 2007 میں شمالی اور جنوبی وزیرستان کے دورہ کے دوران لینڈ مائن مانیٹر کو بتایا گیا کہ فاٹا میں غیر ریاستی مُسلح گروہ CASUALTIES کا ریکارڈ رکھتے ہیں لیکن مزید کوئی تفصیل فراہم نہیں کی گئی۔(88)

جون 2006 میں لینڈ مائن مانیٹر نے فاٹا کُرم ایجنسی میں بارودی سُرنگوں سے متاثرین افراد کے حوالے سے ایک SOCIO-ECONOMIC سروے کیا، جس میں 154 دیہاتوں کا دورہ کیا گیا اور بارودی سُرنگوں اور ERW سے متاثرہ 189 افراد کا انٹرویو کیا گیا جس میں 155 مرد اور 34 خواتین شامل تھے۔ 45% متاثرہ افراد جن کی تعداد 85 بنتی ہے کو ابتدائی مصنوعی اعضاء کی ضرورت تھی اور 50% متاثرہ افراد جن کی تعداد 94 بنتی ہے کو نئے مصنوعی اعضاء یا اُن کی مُرمت کی ضرورت تھی۔(89) لائن آف کنٹرول کے ساتھ پاکستان کے زیر انتظام کشمیر کے علاقہ میں درہ شیر خان کے دس دیہاتوں کے مختصر سروے کے دوران مقامی لوگوں سے بارودی سُرنگوں اور ERW کے 70 حادثات کا پتہ چلا ہے۔(90)

پاکستان کے زیر انتظام کشمیر میں RI کیے گئے HOUSEHOLD SURVEY کے نتائج کے مطابق لائن آف کنٹرول سے متصل ضلع راولاکوٹ کے علاقوں عباس پور اور ہجیرہ میں 150 بارودی سرنگوں اور ERW سے متاثرہ افراد کا پتہ چلا، یہ سروے نومبر 2007 تک مکمل ہونا تھا۔ (91)

معذور لوگوں کی کی تعداد اور اُن کے گزر بسر کے بارے میں درست معلومات دستیاب نہیں ہیں۔ جس کی وجہ سے معذوروں کے بحالی کے لیے منصوبہ بندی میں رُکاوٹ درپیش ہے، تاہم رپورٹ ہے کہ پاکستان میں 2008 کی مردُم شُماری کے دوران معذور افراد کے بارے میں معلومات اکھٹا کی جائیں گی۔ (92)

متاثرین کی امداد و معاونت (SURVIVOR ASSISTANCE)

پاکستان میں بارودی سُرنگوں اور ERW سے متاثرہ افرادُ نہی بہبودی سہولتوں کے حقدار گردانے جاتے ہیں جو کہ دوسرے معذوروں کو حاصل ہیں۔ جسمانی معذوریوں سے متاثرہ زیادہ افراد کی نگہداشت اُن کی گھر والوں کی ذمہ داری ہے لیکن ان میں کچھ افراد ایسے ہیں جنہیں بھیک مانگنے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ پاکستان میں معذور افراد میں، بارودی سُرنگوں اور ERW سے متاثرہ افراد کا تناسُب کم ہے لہذا یہ ملک کے اندر معاونت کے لیے دستیاب سہولیات پر بوجھ نہیں بنتے۔ تاہم 2005 کے زلزلے کے نتیجے میں طبی اور جسمانی بحالی کے لیے دستیاب سہولتوں پر بوجھ پڑا اور پہلے سے محدود سہولیات متاثرہ افراد کے لیے مزید کم پڑ گئیں۔ مزید براں دور دراز کے غریب علاقوں میں آباد ہونے کی وجہ سے اُن کے پاس سہولیات کی دستیابی نہایت محدود ہے۔ حکومت اور غیر سرکاری تنظیموں کی طرف سے بحالی کی سہولیات شہری علاقوں میں ہیں اور دیہی علاقوں میں موجود معذور افراد ان سہولیات سے مستفید نہیں ہوتے۔ (93)

متاثرہ علاقوں کے قریب مخصوص طبی، سرجری اوابتدائی طبی امداد کی سہولتیں موجود نہیں ہیں۔ مقامی ہسپتالوں میں بارودی سُرنگوں اور ERW کی CASUALTIES سے نمٹنے کے لیے آلات ناکافی ہیں۔ متاثرین کے

لیے ہنگامی ٹرانسپورٹ، تربیت یافتہ اسٹاف، مالی امداد، دواؤں، آلات اور انتظامی سہولیات ناکافی ہیں۔ انتہائی نوعیت کے زخمی جن میں بارودی سُرنگوں اور ERW کی CASUALTIES بھی شامل ہوتی ہیں، کو پشاور اور دوسرے بڑے شہروں کے ہسپتالوں میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ عام شہری دواؤں، علاج اور راستے کا خرچہ خود برداشت کرتے ہیں۔ (94)

شمالی اور جنوبی وزیرستان میں زخمی فوجی جوانوں کو فوجی ٹیمیں ابتدائی طبی امداد فراہم کرتی ہیں اور پھر انہیں ڈیرہ اسماعیل خان، کوہاٹ اور پشاور کے فوجی ہسپتالوں (CMH) میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ غیر ریاستی مسلح گروہ اپنے زخمیوں کو خود ابتدائی طبی امداد فراہم کرتے ہیں اور گورنمنٹ ہسپتالوں میں علاج کی صورت میں ان کی شناخت بحیثیت جنگجو کے ظاہر نہیں کی جاتی۔ (95)

پاکستان کے زیر انتظام کشمیر میں بارودی سُرنگوں کے متاثرین کے علاج کے لیے سہولتیں ناکافی ہیں۔ مقامی ہسپتالوں میں ان کی ابتدائی طبی امداد کے بعد انہیں CMH اور جنرل ہسپتال راولپنڈی منتقل کر دیا جاتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ضلع پونچھ کے علاقے درہ شیر خان میں بارودی سُرنگوں اور ERW کے زخمی زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے ہسپتال پہنچنے سے پہلے راستے میں اپنی جان دے دیتے ہیں۔ (96)

جسمانی بحالی کی مہنگی سہولتیں پاکستان میں موجود بارودی سُرنگوں سے متاثر افغان مہاجرین کی پہنچ سے باہر ہیں اور سہولتوں کا معیار بہتر نہیں ہے، حکومت پاکستان کے مطابق "افغانستان سے آنے والے زخمیوں کے علاج کے لیے پاکستان میں عمدہ آلات کی حامل ورکشاپ موجود ہیں۔ کئی ڈاکٹروں نے جسمانی بحالی (ORTHOPAEDIC) میں بھی مہارت حاصل کر رکھی ہے"۔ (97) تاہم متاثرہ علاقوں میں بارودی سُرنگوں اور ERW کے متاثرین کی بحالی کے لیے مخصوص کوئی حکومتی منصوبے نہیں ہیں۔ (98) ریڈ کراس کی بین الاقوامی تنظیم (ICRC) کا کہنا ہے کہ بحالی کی سہولیات "فوجی جوانوں کے ماسوا پاکستان میں موجود زیادہ تر جسمانی معذور افراد کے لیے دستیاب نہیں ہیں"۔ (99) حکومت کا کہنا ہے کہ ان افراد کی مکمل دیکھ بھال کی

جاتی ہے جو دہشت گردوں کے استعمال میں لائی گئی بارودی سُرنگوں یا IEDs کا نشانہ بنتے ہیں۔ متاثر ہونے والے فوجیوں اور عام لوگوں کی اعانت کے لیے انہیں معاوضہ دیا جاتا ہے، انہیں مصنوعی اعضاء فراہم کیے جاتے ہیں، دوبارہ نوکری کے لیے معاونت کی جاتی ہے اور فوجی جوانوں کو معذوری کے لیے ادائیگی کی جاتی ہے۔ (100)

پاکستان میں موجود معذور افراد کے حقوق کے حوالے سے قانون سازی ہو چکی ہے جس کے تحت نوکریوں میں کوٹہ کے علاوہ معذور افراد کی بحالی کے فنڈ میں سے امداد بھی شامل ہے۔ معذور افراد کی بحالی کے لیے ایک قومی کونسل کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے۔ (101) تاہم اس حوالے سے قانون سازی نہیں کی گئی۔ (102) یہ سماجی بہبود اور خصوصی تعلیم کی وزارت کی ذمہ داری ہے کہ معذور افراد کی معاونت کرے لیکن بارودی سُرنگوں کے متاثرین کے لیے کچھ علیحدہ سے مختص نہیں ہے۔ (103)

پاکستان، ایشیا اور بحرالکاہل کے علاقے کے معذور افراد کی مکمل شرکت کے اعلامیہ پر دستخط کر چکا ہے۔ (104) 29 جون 2007 تک پاکستان نے معذور افراد کے حقوق کے لیے عالمی کنونشن اور اسکے اختیاری پروٹوکول پر دستخط نہیں کیے تھے۔

سرکاری اور غیر سرکاری سرگرمیاں

سال 2006 کے دوران 27315 معذور افراد کی بحالی کے لیے معاونت کی گئی جن میں 613 بارودی سُرنگوں اور ERW سے متاثرہ افراد بھی شامل ہیں۔ حیات شہید ہسپتال میں 361 معذور افراد کا علاج کیا گیا جبکہ 300 سے زائد لوگوں کو بہتر سہولیات کے لیے دوسری جگہ منتقل کیا گیا جن میں بارودی سُرنگوں اور ERW کے متاثرین کی تعداد چھ ہے۔ ICRC کے تحت چلنے والے سنٹروں میں 1412 لوگوں کو جسمانی بحالی کی معاونت حاصل رہی جن میں بارودی سُرنگوں اور ERW کے متاثرین کی تعداد 402 ہے۔ لیڈی ریڈی نگ ہسپتال